کہ جو زبانی کلامی تو حضرات انبیائے کرام ؑ سے عقیدت و محبت کے بلند بانگ دعوے رکھتے تھے، اور اسی بناء پر ان حضرات سے ان کے نت نئے مطالبات اور فرمائشوں کی بھی کوئی انتہا نہ تھی ــــ تاہم عملاً انہیں ان کی تعلیمات سے کوئی سروکار نہ تھا، اور ان کی اطاعت کے معاملہ میں بھی وہ نرے صفر اور محض کورے واقع ہوئے تھے !

مذکورہ بالا اجمال کی تفصیل سے قرآنِ مجید بھرا پڑا ہے، اہلِ علم حضرات سے یہ مقامات مخفی نہیں، اور قرآنِ مجید میں یہ حقائق اس لیے بیان ہوئے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ان سے آگاہ رہتے ہوئے اس روش پر نہ چلنے لگے، جسے ان بر خود غلط اقوام نے اپنا لیا تھا ـــــ لیکن افسوس کہ آج ملکِ عزیز میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں، جو اپنے نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں اسی ڈگر پر چل نکلے ہیں، جو ان جاہل اقوام کا شیوہ تھا ـــــ ایک طرف یہ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت میں ان تمام شرعی حدود و قیود کو پھلانگ جاتے ہیں کہ جن کی حفاظت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصبِ حقیقی اور فرضِ اولین تھا، چنانچہ مقامِ رسالت و الوہیت کو انہوں نے باہم خلط ملط کر کے رکھ دیا ہے ـــــ تو دوسری طرف حضور ؐ ہی کی سنّت ان پر بوجھ، اور آپ ؐ ہی کا طرزِ عمل اور اسوۂ حسنہ ان پر شاق گزرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتے، جو سنّتِ خیر الانام کے نام لیوا اور اس کے داعی ہیں۔ بلکہ انہیں کوستے دینا، ان کو مطعون کرنا، ان پر پھبتیاں کسنا اور انہیں طرح طرح کے نام دینا گویا وہ دین و شریعت کا ایک لازمی جزو خیال کئے بیٹھے ہیں ـــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

---

خلیج کی حالیہ جنگ جہاں اس لحاظ سے افسوسناک ہے کہ عالمِ اسلام ایک ہولناک اور وسیع تر تباہی و بربادی سے دوچار ہوا، وہاں اس کا یہ پہلو بھی بڑا المناک ہے کہ اس مرحلہ میں رسول ؐ اللہ سے عشق و محبت کے ٹھیکیداروں نے حضور ؐ سے وفا نہیں کی اور ان عاشقانِ رسول ؐ کے عشق کا بھرم قائم نہ رہ سکا۔ چنانچہ خدّامِ حرمین کے خلاف انہوں نے صرف نعرے بازی ہی نہیں کی، بلکہ انہیں کافر و مشرک قرار دیتے ہوئے، یہ لوگ انہیں سعودی عرب سے نکل جانے کے الٹی میٹم بھی دیتے رہے ـــــ عجیب تر یہ کہ شب و روز "روضے دی جالی چُم لین دے" کے راگ الاپنے والوں کو اس تمام عرصۂ جنگ میں نہ حرمِ مدینہ یاد آیا، نہ حرمِ مکہ ـــــ چنانچہ

ان کی تمام تر تمناؤں، آرزوؤں کی معراج اور تمام تر کوششوں کا ہدف بس یہی رہا کہ کسی نہ کسی طرح حرمین شریفین ایک ملحد، کمیونسٹ، اور اسلام دشمن کے زیرِ تسلط آجائیں، اور یہ ان لوگوں کے وجود سے خالی ہو جائیں جو توحیدِ خداوندی اور سنتِ خیر الرسل ؑ کو نہ صرف اپنے لیے بلکہ پوری دنیا کے لیے دین و آخرت کی فلاح و سعادت کا باعث سمجھتے ہوئے شب و روز اس کی ترویج اور نشر و اشاعت کے لیے کوشاں ہیں، اور اسے اپنی زندگی کا اولیں مقصد قرار دے چکے ہیں!

یہ سنّت دشمنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشنِ توحید سے یہ بیزاری، داعیانِ توحید و سنّت سے یہ عداوت لیکن ایک اسلام دشمن سے یہ محبت، آخر کس امر کی غماز ہے؟ —— کیا بالواسطہ طور پر یہ خود حضور علیہ السلام سے عداوت و مخاصمت نہیں ہے؟ —— اور یوں، رسول ؑ اللہ سے غلط طرزِ عمل کے سلسلہ کی ان تمام خامیوں اور کوتاہیوں کو، انھوں نے اپنے نبی اور رسول ؑ سے سلوک میں کیا بیک وقت جمع نہیں کر لیا کہ اقوامِ گزشتہ جن کا الگ الگ شکار ہوئیں تو اللہ رب العزت نے ان کے بارے "وَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ" (ہم نے انہیں بھولی بسری کہانیاں بنا دیا) کا فیصلہ سنایا، یا انہیں مستقل طور پر "مغضوب علیہم" اور "ضالّین" قرار دے دیا!

یقین جانیئے، ان لوگوں کے اس طرزِ عمل سے ہمیں کوئی خوشی نہیں ہوئی —— بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ہر فرد شرک و بدعت کے ویرانوں سے نکل کر ان نخلستانوں سے آشنا ہو جائے کہ جن کے درختوں کی شاخوں پر بسیرا کرنے والے طیور توحیدِ خداوندی کے ترانے گاتے ہوں اور قرب و جوار سے پھوٹنے والے "اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ" کے کیف آور نغمے، سامعین کے کانوں میں رس گھولتے محسوس ہوتے ہوں! —— تاہم خدانخواستہ اگر کچھ بے نصیبوں کے ہاں ویرانے ہی پسندیدہ ٹھہریں، روشنی کے سیلاب پر ظلمتوں ہی کو ترجیح دی جاتی رہے، اور توحید و سنّت کے آبِ زلال کی بجائے شرک و بدعت سے مکدر، گدلے اور کھاری پانی ہی کو بہ نظرِ چاہت دیکھا جاتا رہے تو عوام الناس کو، گو جن کی سادہ دلی مشہور ہے، اس قدر سادہ دل تو نہ ہونا چاہیئے کہ وہ حق و باطل میں امتیاز نہ کر سکتے ہوئے ان لوگوں کی چیخ و پکار پر لبیک کہتے ہی چلے جائیں جس کے نتیجے میں انہیں حیاتِ ابدی کی مسرتوں سے شادکامی کی امید تو نہیں، ہاں تباہی و بربادی سے دوچار ہونے کا خطرہ ضرور لاحق ہو سکتا ہے۔ العیاذ باللہ!

یاد رکھیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّینِ صادقین وہی لوگ ہو سکتے ہیں کہ جنہیں حضورؐ کا اسوۂ حسنہ اور آپؐ کی اتباع عزیز از جان ہے، جن کی نگاہوں میں توحید و سنّت سے بڑھ کر کوئی چیز جچتی ہی نہیں ـــــ اور جو ان کی حفاظت میں سینہ سپر، مبتلائے آلام ہو کر بھی حضور خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہی کو زندہ کر رہے ہیں! ـــ پھر کسی سے ان کی محبت کا معیار اگر "اَلْحُبُّ لِلّٰہِ" ہے، تو اسی طرح ان کی عداوت کی بنیاد بھی "اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" ہے۔ اس لیے کہ یہ بھی حضورؐ ہی کی سنّت ہے! ـــــ چنانچہ آئندہ صفحات "تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" کے قائد اور ان کے رفقائے کار کی ان کاوشوں، محنتوں، ریاضتوں، شبانہ روز سرگرمیوں اور پرخلوص خدمات کی تفصیلات[1] پر مشتمل اور ان کی لمحہ بہ لمحہ داستان ہیں، جو انہوں نے خلیجی تنازعہ کے دوران حرمین شریفین کے تحفظ و تقدس کے سلسلہ میں انجام دی ہیں ـــ اور جو حرمین اور خدّامِ حرمین سے ان کی محبت، نیز ان کے خلاف ناپاک عزائم رکھنے والوں سے مخاصمت کی آئینہ دار ہیں ـــــ اس لیے کہ جہاں انہوں نے اللہ رب العزّت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حرمین شریفین کے تقدس کو عزیز تر جانا، وہاں حرمین شریفین کے حوالہ سے ان کے خدّام بھی ان کی نگاہوں میں کچھ کم قابلِ احترام نہ تھے!

(اکرام اللہ ساجد)

---

[1] زیرِ نظر شمارہ تحریک کا ۱۵ر جنوری ۱۹۹۱ء (خلیجی جنگ کی ابتداء) تک کی سرگرمیوں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔
۱۵ر جنوری سے اختتامِ جنگ تک کی تفصیلات آئندہ شمارہ میں ـــــ ان شاء اللہ!